

ایران سے متعلق اردو کے مطبوعہ سفر ناموں کا مطالعہ

Study of Published Urdu Travelogues about Iran

DOI: <https://doi.org/10.54692/nooretahqeeq.2024.08032183>

ڈاکٹر سمیع اللہ

Dr Sami Ullah

Assistant Professor, Department of Persian
Govt. College University, Faisalabad

Abstract:

The tradition of travelogue writing in Urdu began in the late nineteenth century. In that period, the Urdu translation of the books related to Iran, written by the English scholars and different personalities, paved the way for the creation of travelogues of Iran in Urdu. As this tradition of travelogue writing in Urdu got popular, the travelogues partially or completely related to Iran also increased in numbers. Having diverse styles, these travelogues may be divided into different kinds in terms of the objectives and motivations of their authors. In this article, a collection of travelogues of Iran published in Urdu is being presented that will be helpful in research about travelogue writing and especially about different aspects of Iranology.

Keywords:

Travelogues of Iran, Culture of Iran, Published Urdu Travelogues, History of Iran, Translations of travelogues

مدتوں سے سرزمین ایران برصغیر پاک و ہند کے مسافروں کے لیے ایک پرکشش سرزمین رہی ہے۔ اہالیان برصغیر مختلف محرکات کے پیش نظر بھرپور تاریخی اور ثقافتی اہمیت کی حامل سرزمین ایران کا رخ کرتے رہتے جن کے قصے مختلف کتابوں اور تذکروں میں ملتے ہیں۔ ان تحریروں سے ان دو خطوں کے باہمی ثقافتی تعلقات کے ساتھ ساتھ سرزمین ایران کی تاریخ و ہاں کے اجتماعی، سیاسی و اقتصادی حالات کے خد و خال اور علم و ادب کی صورت حال کا علم ہوتا ہے۔ جغرافیائی ہمساگی اور مذہبی و معاشرتی اقدار کے اشتراکات کے سبب دونوں خطے ایک دوسرے کے لیے جاذبیت رکھتے ہیں اور یہ سلسلہ زمانہ قدیم سے چلتا آ رہا ہے۔

مغل بادشاہ عالمگیر کے زمانے میں محمد مراد لائق جون پوری، خطہ پنجاب کے شہر لاہور کی واقعہ نگاری پر مامور تھا۔ عالم جوانی میں شعر و شاعری کے شوق کے سبب میرزا صائب کی شہرت سن کر عازم ایران ہوا اور جوشِ شوق و ولولہ ذوق میں پایادہ ایران پہنچا اور شہرہ آفاق شہر اصفہان میں صائب سے ملاقات کی۔^(۱)

ملک ایران قدیم جغرافیہ، عظیم حکومتوں اور قبل از اسلام مذاہب نیز دیگر کئی حوالوں سے دنیا بھر میں دلچسپی اور توجہ کا مرکز ہے اور دنیا بھر کے لوگ اپنے ذوق کی تسکین اور مختلف مقاصد کے حصول کے لیے ایران کا سفر اختیار کرتے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند کے لوگوں کا سر زمین ایران کا سفر اختیار کرنے کے بھی مختلف عوامل و محرکات سامنے آتے ہیں۔ شعر و ادب کے دلدادہ افراد شیخ سعدی و حافظ شیرازی کی محبت و عقیدت میں دیدار شیرازی کی آرزو کو عملی جامہ پہناتے ہیں تو تاریخ اور آثار قدیمہ کے رسیا اصفہان نصف جہان کی پر شکوہ عمارتوں کے سحر میں مبتلا وہاں عازم سفر ہوتے ہیں۔ زیارتوں کے لیے مذہبی اعتقادات کے حامل افراد روحانی تسکین کے لیے خطہ خراسان کا رخ کرتے ہیں اور یہاں مدنون^(۲) حضرت امام رضاؑ اور دیگر مذہبی شخصیات اور ان سے منسوب مقدس مقامات کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔ اقتصاد اور روزگار بالخصوص ایران کی تیل کی صنعت اور دیگر مقامی پیداوار سے متعلق معاملات سے منسلک افراد ایران کے جنوبی علاقوں^(۳) بوشہر، آبادان کے علاوہ ساحلی علاقے چاہ بہار کا رخ کرتے ہیں۔ بیسویں صدی کے آغاز میں برصغیر کے پنجاب کے سکھ گاڑیوں اور مشینوں کے پرزہ جات سے متعلق کاموں کے لیے ایران آیا کرتے تھے۔

برصغیر پاک و ہند کے بیشتر حجاج کرام ادائیگی حج کے لیے ایران کا راستہ اختیار کیا کرتے ہیں اور اس دوران ایران میں موجود زیارتوں بہرہ مند ہوتے ہیں۔ یہ امر زائرین کی رہنمائی کے لیے اردو زبان میں کئی رہنما کتابوں کی تالیف کا سبب بنا، ان میں زائرین کے لیے دوران سفر پیش آنے والے معاملات جیسا کہ حصول پاسپورٹ و ویزا، وبا کے دنوں میں قرنطینہ اور حفاظتی اقدامات سے متعلق تفصیلات مذکور ہیں۔ مثلاً:

☆ حاجیوں کی رہنمائی کے لیے مفید رسالہ، بمبئی پورٹ حج کمیٹی، بمبئی، اجمل پریس، ۱۹۳۵ء

☆ معین الحج مناسک حج و زیارات، انجمن ناصر الاسلام، کراچی، مسلم پرنٹنگ پریس، غالباً ۱۹۶۰ء

کثیر تعداد میں ایران کا سفر اختیار کرنے کے نتیجے میں بعض شخصیات نے اردو میں سفر نامے تحریر کیے ہیں، اردو میں ایران سے متعلق پہلے سفر نامے کی تخلیق کا سر ۱۱ بیسویں صدی عیسوی کے آخر میں ملتا ہے۔ اس سے پہلے تک سفر نامہ نویسی کی روایت صرف فارسی زبان میں دیکھنے میں آتی تھی۔

ایران سے متعلق کتابوں کی اشاعت کی اہمیت:

انیسویں صدی عیسوی کے اواخر میں ایران کی تاریخ اور جغرافیہ سے متعلق فارسی یا انگریزی زبانوں میں لکھی گئی کتابوں نیز ان زبانوں میں تحریر کیے گئے سفر ناموں کا اردو زبان میں ترجمہ ہوا اور یوں اردو زبان میں سفر نامہ تحریر

کرنے کی روایت پینپنے لگی اور عازمین سفر نے اپنی یادداشتوں کو سلسلہ تحریر میں لانے کا آغاز کیا۔ ان سفر ناموں کی تخلیق کا پیش خیمہ بننے والی چند تصانیف درج ذیل ہیں جو اردو زبان میں ترجمہ کی گئیں۔

۱۔ ایران کے جغرافیہ سے متعلق مطبوعہ کتابیں:

☆ جغرافیہ ایرانِ جدید (جلد دوم)۔ مترجم: ماسٹر اللہ بخش بلوچ، ۱۹۰۸ء۔ ترجمہ کتاب فارسی ”کفایۃ الجغرافیہ جدید، طبع و سیاسی“ (۳) از: عبدالغفار نجم الدولہ۔ (۴)

۲۔ انگریز افسران کے سفر ناموں کے تراجم:

الف: سر جان میکلم کی کتاب کا اردو ترجمہ:

سر جان میکلم (۵) (۱۷۶۹ء۔ ۱۸۳۳ء) ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہدیداران میں سے تھے اور سال

۱۸۰۱ء، ۱۸۰۶ء اور ۱۸۱۰ء میں انھوں نے ایران کا سفر کیا اور ایران سے متعلق دو کتابیں تصنیف کیں:

۱۔ The history of Persia, London: John Murray, First edition:

۱۸۱۵ء مذہب، حکومت اور سلطنت کے باشندوں کے حالات سے متعلق کتاب ہے۔

سر میکلم کی پہلی کتاب ”تاریخ ایران“ کے عنوان سے انگریزی زبان سے فارسی میں ترجمہ ہوئی۔ میرزا اسماعیل

حیرت اس کے مترجم ہیں اور یہ کتاب دو جلدوں میں (۶) ۱۸۷۲ء میں ممبئی سے شائع ہوئی۔ اسی طرح یہ کتاب سائنٹفک

سوسائٹی، علیگڑھ کی طرف سے بھی شائع ہوئی۔ اس کی پہلی جلد ۱۸۷۲ء میں، دوسری جلد ۱۸۷۴ء اور تیسری اور چوتھی

جلدیں ۱۸۷۵ء میں شائع ہوئیں۔ (۷)

۲۔ Sketches of Persia, First edition: ۱۸۲۷ء یہ کتاب ملکم نے تحریر نہیں کی بلکہ ایران میں اس

کے وظائف سے منسلک اس کے ایک ساتھی سے منسوب ہے۔ مصنف خود کو ایک سیاح ظاہر کرتا ہے جس کو ایک ایلچی

کے طور پر ملکم کے پاس بھیجا جاتا ہے، ایلچی لفظ کے معنی غیر ملکی نمائندے کے ہیں۔ مثنیٰ محبوب عالم نے ”حالاتِ ایران“

کے نام سے اس کا اردو ترجمہ کیا اور یہ ترجمہ کارخانہ پیپہ اخبار لاہور کی طرف سے دو جلدوں میں ۱۹۰۵ء میں شائع ہوا۔

دوسری مرتبہ یہ ۱۹۰۶ء میں شائع ہوا۔ اسی ترجمہ کو ۱۹۲۳ء میں الناظر بک ڈپو لکھنؤ نے بھی شائع کیا۔ (۸)

ب: سیر مقبول:

سیر مقبول ایک اصفہانی تاجر کا سفر نامہ ہے جو شاہ عباس دوم (دور حکومت ۱۰۵۲ تا ۱۰۷۸ ق) سے لے کر شاہ

سلطان حسین صفوی (دور حکومت ۱۱۰۶ تا ۱۱۴۰) کے زمانے میں موجود تھا۔ اصفہان سے یمن، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ،

بیت المقدس، مصر، طرابلس اور سیسیلی کے سفری احوال سے متعلق لارڈ میو (۹) اور دیگر افراد کے مشاہدات کے احوال پر

مبنی ہے۔ لارڈ میو (Lord Mayo) جو کہ ہندوستان میں انگریز حکومت کا گورنر جنرل تھا جسے بلایر کے مقام پر قتل کر دیا

گیا تھا، نے اس سفر نامے کا مواد جمع کیا تھا۔ ریاست اودھ کے معاون سید غلام حیدر خان بہادر نے لارڈ میو کی ان یادداشتوں کو اکٹھا کر کے اردو میں ترجمہ کیا اور پہلی مرتبہ سال ۱۸۷۲ء میں اور پھر دوسری مرتبہ ۱۸۹۸ء میں مطبع نول کشور کانپور سے شائع ہوا۔^(۱۰)

ح: حاجی بابا اصفہانی کے اردو تراجم:

فتح علی شاہ قاجار (دور حکومت ۱۷۹۷ء-۱۸۳۴ء) کے دور حکومت میں سال ۱۸۰۸ء کے اواخر میں جیمز موریر (James Justinian Morier ۱۷۸۰-۱۸۴۹) ایران میں متعین حکومت برطانیہ کے نمائندے سر ہارن فورڈ جونز^(۱۱) (Sir Harford Jones Brydges) کے معاون خاص کے طور پر ایران میں آیا۔ پہلی مرتبہ وہ تین مہینے تہران میں مقیم رہا اور اس کے بعد سال ۱۸۱۱ء میں سرگور اوزلے^(۱۲) (Sir Gore Ouseley) کے ہمراہ ایران آیا اور سفارتی فرائض انجام دہی کی مناسبت سے یہاں مقیم رہا۔ پانچ سال اور کچھ عرصے کے قیام کے بعد وہ واپس انگلستان چلا گیا اور لندن واپس جا کر سال ۱۸۲۴ء میں انگریزی زبان میں The Adventures of Haji Baba of Isphahan اور ۱۸۲۸ء میں دو جلدوں پر مشتمل The Adventures of Haji Baba of Isphahan in England لندن سے شائع کیں۔

یہ کتاب اصفہان کے ایک چالاک اور ہوشیار چھوٹے بچے حاجی بابا سے متعلق واقعات پر مشتمل ہے جو فتح علی شاہ کے دربار میں ملازم ہے اور دربار کے اندر اور باہر مختلف وظائف انجام دیتا ہے۔ ہندوستان میں بھی حاجی بابا کی مہمات بہت مشہور ہوئی اور اس کتاب کے اردو زبان میں بھی ترجمے ہوئے اور تدریسی نصاب کا حصہ بھی رہیں۔ میرزا حیرت دہلوی نے اس کتاب کو ۱۸۹۱ء میں اردو زبان میں ترجمہ کیا۔ تاجور نجیب آبادی^(۱۳) نے بھی اس کتاب کو ”حاجی بابا اصفہانی“ کے عنوان سے بچوں کی دلچسپی اور مطالعے کی غرض سے اردو میں ترجمہ کیا جسے مرکنٹائل پریس نے لاہور سے دو جلدوں میں شائع کیا۔^(۱۴)

د: لارڈ کرزن کی کتاب کے تراجم:

لارڈ کرزن^(۱۵) سال ۱۸۸۹ء میں روزنامہ ٹائمز (لندن) کے نمائندے کی حیثیت سے ایران آیا اور ستمبر ۱۸۸۹ء کے آخر سے لے کر جنوری ۱۸۹۰ء کے آخر تک یہاں قیام کیا۔ اس دوران اس نے سترہ^(۱۶) خبروں کی رپورٹنگ کی نومبر ۱۸۸۹ء سے اپریل ۱۸۹۰ء کے دوران روزنامہ ٹائمز میں شائع ہوتی رہیں۔ لندن واپس جا کر لارڈ کرزن نے ۱۸۹۲ء میں ایران سے متعلق دو جلدوں پر مشتمل کتاب Persia and Persian Questions^(۱۷) شائع کی۔ اس کتاب کی پہلی جلد کے چند حصوں کے اردو تراجم دسمبر ۱۹۰۱ء میں ماہنامہ مخزن لاہور میں بھی شائع ہوئے۔

اس کی پہلی جلد کا شروع سے لے کر دسویں باب تک ”از مشہد تا طہران“ کے نام سے ترجمہ ہوا۔ سال ۱۹۰۲ء میں ظفر علی خان^(۱۸) نے ”خیابان فارس“ کے نام سے اس کا اردو ترجمہ کیا اور یہ مطبع شمسی حیدر آباد دکن سے شائع ہوئی۔ بعد میں کرزن کے سفر نامہ تہران کے کچھ صفحات کا اردو ترجمہ اگست ۱۹۰۴ء میں مجلہ ”مخزن“ لاہور سے شائع ہوئے ان کے مترجم بھی ظفر علی خان تھے۔ ظفر علی خان نے اس کتاب کو چار جلدوں میں ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن صرف ایک جلد ہی شائع ہو سکی۔^(۱۹)

۳: ایران سے متعلق مشرقی سفر ناموں کے تراجم

سیاحت نامہ ابراہیم بیگ:

زین العابدین مراغہ ای (۱۸۴۰-۱۹۱۰) کا یہ سفر نامہ تین جلدوں پر مشتمل ہے جو ایک ایرانی تاجر کے فرزند ہیں جو مصر میں پلے بڑھے اور ایران آتے جاتے رہتے تھے۔ سب سے پہلے یہ سفر نامہ استنبول سے ۱۸۸۸ء، ۱۹۰۶ء اور ۱۹۱۰ء میں شائع ہوا۔ اس سفر نامہ کی تینوں جلدیں سال ۱۹۰۷ء اور ۱۹۰۹ء میں کلکتہ کے مطبع جبل المتین اور مطبع فردوسی سے بھی شائع ہوئیں۔^(۲۰)

مولوی عبداللطیف نے ”سیاحت نامہ ابراہیم بیگ“ کے عنوان سے اس سفر نامہ کا اردو ترجمہ کیا ہے جو ۱۹۱۸ء میں نظام دکن پریس نے شائع کیا۔ ان کا یہ اردو ترجمہ پہلی جلد کے آغاز سے لے کر سفر نامہ نگار کے سفر قزوین کے اختتام پر محیط ہے۔ آغا محمد باقر^(۲۱) نے اس سفر نامہ کے فارسی متن کی تصحیح تین جلدوں میں کی ہے۔ (سیاحت نامہ ابراہیم بیگ، بی فرمائش شیخ مبارک علی؛ مطبع عالمگیر نے لاہور سے اس کو شائع کیا اس کتاب کی دوسری جلد کا سال اشاعت ۱۹۴۶ء ہے)۔ مولوی رشید احمد نے اس سفر نامہ کے دوسرے حصے کی فرہنگ بہ عنوان ”فرہنگ سیاحت نامہ ابراہیم بیگ“ لکھی جو ۱۹۳۴ء میں کوآپریٹو سٹیٹیم پرنٹنگ پریس لاہور کی طرف سے شائع ہوئی۔ سید اولاد حسین بلگرامی نے ”فرہنگ سیاحت نامہ ابراہیم بیگ“ کا دو جلدوں میں فارسی سے اردو ترجمہ کیا جو ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا۔ عبدالباقی عباسی امر وہی نے اس سفر نامے کے دوسرے حصے اور اس کی فرہنگ کا اردو ترجمہ کیا جو لاہور سے ۱۹۳۵ء میں مطبع ہندوستانی پریس کی طرف سے اشاعت پذیر ہوا۔

۴: ایرانی حکمران کی سوانح عمریاں اور سفر نامے:

الف: ناصر الدین شاہ کے سفر نامے کا ترجمہ:

ناصر الدین شاہ (۱۸۳۱ء-۱۸۹۶ء) ایران کے قاجار خاندان کا چوتھا بادشاہ۔ ان کے مظالم کی وجہ سے میرزا رضا کرمانی (۱۸۵۴ء-۱۸۹۶ء) نے اسے قتل کر دیا اور سزا کے طور پر میرزا کرمانی کو پھانسی دے دی گئی تھی۔ ناصر الدین شاہ ”شہید بادشاہ“ کے طور پر مشہور ہوا اور وہ اس وقت کے ہندوستان میں پسندیدہ شخصیت شمار ہوتا تھا۔

ناصر الدین شاہ نے تین بار یورپ کا سفر اختیار کیا۔ اس نے سال ۱۸۷۳ء میں پہلی مرتبہ روس، جرمنی، بلجیئم، انگلستان، فرانس، سویٹزرلینڈ، اٹلی، آسٹریا اور قسطنطنیہ کا سفر کیا۔ دوسری مرتبہ ۱۸۷۸ء میں روس، جرمنی، فرانس اور آسٹریا کا سفر کیا۔ اس کا تیسرا سفر ۱۸۸۹ء میں روس، قسطنطنیہ، انگلستان اور نیدرلینڈ کے ملکوں کا سفر پر مشتمل تھا۔ ناصر الدین شاہ قاچار کے سفر سے متعلق یہ سفر نامے متعدد بار ایران میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ایک مستند سفر نامہ فاطمہ قاضیہ کی کوشش سے سازمان اسناد ملی ایران کی طرف سے ۱۹۷۳ء شمس میں تہران سے شائع ہوا جس کا عنوان ”روزنامہ خاطرات ناصر الدین شاہ قاچار در سفر اول، دوم و سوم“ ہے۔ ان کے سفر نامے کا فارسی متن بھی کئی بار پاکستان و ہندوستان سے چھپ چکا ہے۔^(۲۲)

علاوہ ازیں سفر نامہ ناصر الدین شاہ کا فارسی متن ہندوستان میں نصابی کتابوں کا حصہ بھی رہا ہے۔ مثال کے طور پر بارہویں کلاس کے امتحان کے لیے ۱۸۹۱ء میں نصاب کے لیے تجویز کیا گیا اور یہ ۱۸۹۹ء میں الہ آباد سے مطبع انوار احمدی کی طرف سے شائع ہوا۔ بارہویں کلاس کے پنجاب یونیورسٹی کے نصاب میں بھی شامل تھا اور مطبع شمس الہند لاہور کی طرف سے ۱۸۹۶ء میں اسے شائع کیا گیا۔^(۲۳)

ناصر الدین شاہ قاچار کے سفر نامے کے مختلف حصے اردو زبان میں ترجمہ ہوئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

☆ مولوی ابوالحمید فرخی صدوزئی نے ”ترجمہ سفر نامہ یورپ اعلیٰ حضرت شاہ ایران“ کے نام سے ناصر الدین شاہ کے سفر نامے کے کچھ حصے اردو میں ترجمہ کیے ہیں جو مطبع گلزار ابراہیم کی طرف سے مراد آباد سے ۱۸۸۸ء-۱۸۸۹ء میں شائع ہوئے جو کہ حامد علی خان کی تخت نشینی کا سال ہے۔

☆ مولوی ابوالحمید فرخی صدوزئی کے اہتمام سے ”شرح سفر نامہ جات شاہ ایران مع ضمیمہ موسوم بہ پساچین“ مطبع العلوم مراد آباد کی طرف سے ۱۸۸۷ء میں اس سفر نامے کی شرح اشاعت پذیر ہوئی۔

☆ مولوی سید مظفر الدین حیدر خان المعروف مولوی سید مظفر مرز^(۲۴) نے ”سیر فرنگستان“ کے نام سے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے جو مطبع شوکت الاسلام دہلی کی طرف سے شائع ہوا اس پر اشاعت کا سال درج نہیں ہے۔

ب: ناصر الدین شاہ کے فرزند کا زندگی نامہ:

منشی محبوب عالم نے ”سوانح عمری شاہ مظفر الدین والی ایران“ کے عنوان سے ناصر الدین شاہ کے فرزند مظفر الدین شاہ کے حالات زندگی مرتب کیے ہیں۔ مطبع خادم التعليم پنجاب کی طرف سے یہ کتاب ۱۹۰۲ء میں لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کے دیباچے میں منشی محبوب عالم لکھتے ہیں^(۲۵):

”میں نے ۱۸۹۸ء میں جب کہ تذکرہ امیر^(۲۶)، کسی قدر کوشش اور محنت کے بعد لکھا

تھا کہ جسے خدا کے فضل سے بڑی مقبولیت حاصل ہوئی، تو وعدہ کیا تھا کہ شہنشاہ ناصر الدین

قاچار کج گلاہ ایران، سلطان المعظم عبدالحمید خان ثانی غازی (۲۷) اور چند دیگر زمانہ حال کے اولوالعزم اور نامور مسلمانوں کے حالاتِ زندگی قلم بند کروں گا، لیکن بوجہ فرایض منصبی کے مجھے بہت کم فرصت ملی۔ کیوں کہ ایڈیٹری کے کام کی مشکلات بے انتہا ہیں۔ گذشتہ سفرِ یورپ کے زمانے میں (۲۸) اتفاقاً میں بھی اسی راستی سے گذرا کہ جس طرف سے شاہ مظفر الدین کج گلاہ ایران (۲۹) اپنے سیاحتِ یورپ میں گذرے تھے اور پیرس اور قسطنطنیہ میں اسی زمانہ میں تھا جبکہ آپ ان امصار میں وارد تھے۔ اس زمانہ میں یورپ کے مختلف ملکوں کے اخبارات اور نیز بعض اشخاص کی ملاقات سے شاہ کج گلاہ کی لیاقتوں اور طبیعت کی خوبیوں کا بہت سا حال معلوم ہوا۔ اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ بجائے ان کے والدِ مرحوم کے انہی کے کچھ حالات اردو زبان میں لکھنے چاہئیں۔“

ایران سے متعلق اردو زبان کا پہلا سفرنامہ:

مولانا محمد حسین آزاد (۱۸۳۰ء۔ ۱۹۱۰ء) نے ۲۳ ستمبر ۱۸۸۵ کو لاہور سے ایران کا سفر شروع کیا اور جولائی

۱۸۸۶ء میں واپس لوٹے۔ فرماتے ہیں:

شیراز کو دیکھنے کا ارمان تھا۔ ایک عمر کے بعد خدا نے پورا کیا۔ اللہ اللہ! خواجہ حافظ اور شیخ سعدی کا پیارا وطن جس پر وہ لوگ تعریفوں اور دعاؤں کے پھول چڑھائیں۔ اس کو دیکھنے کا ارمان کیوں نہ ہو۔ (۳۰)

سرچارلس آئیچیسن (۳۱) کی خواہش پر ہندوستان کے لوگوں کے لیے تجارتی اور زیارتی راستوں اور ان کی صورت حال سے متعلق رہنمائی کی غرض سے ایران کے اس سفر کے احوال زیور طباعت سے آراستہ ہوئے۔ محمد حسین آزاد نے ۲۳ جنوری ۱۸۸۶ء کو اپنے ایران کے اس سفر سے متعلق لیکچر دیا۔ جو جولائی ۱۸۸۶ء میں ”رفیق ہند“ لاہور میں شائع ہوا۔ رسالہ ”عالم تصویر“ کے مدیر عبدالرزاق کانپوری (۱۸۷۴ء۔ ۱۹۴۸ء) اس خطاب کی مجلس میں موجود تھے انھوں نے رسالہ ”رفیق ہند“ سے ان کے خطاب کے مواد کو لے کر اسی عرصے میں اپنے رسالے ”عالم تصویر“ سے شائع کیا۔ چند سالوں بعد ان کے پوتے آغا محمد طاہر (وفات ۱۹۵۷ء) نے ان کے روزنامے کے مسودے کو مرتب کیا۔ آغاز میں ان یادداشتوں کو ”روزنامچہ شمس العلماء مولانا آزاد دہلوی مرحوم“ کے عنوان سے لاہور سے ماہنامہ ”ہمایوں“ کے مئی ۱۹۲۲ء (جلد ۱، شماره ۵، صفحہ ۱۰ تا ۱۳)، جون ۱۹۲۲ء (جلد ۱، شماره ۶، صفحہ ۱۰ تا ۱۳) اور جولائی ۱۹۲۲ء (جلد ۲، شماره ۱، صفحہ ۳ تا ۴) کے شماروں میں شائع کیا۔ اس کے بعد سال ۱۹۲۲ء میں ہی آغا محمد طاہر نے مسودے کے تمام مرتبہ مواد کو ان کے لیکچر کے ساتھ یکجا کر کے کریبی پریس لاہور سے شائع کروایا۔

مولانا آزاد کا یہ لیکچر ان کے مقالوں کے مجموعے کی حامل کتاب معتلا سے آزاد میں بھی شامل ہے۔ آغا محمد باقر نے اس کتاب کو مقالات محمد حسین آزاد کے نام سے مرتب کیا اور یہ کتاب مجلس ترقی ادب لاہور کی طرف سے پہلی مرتبہ ۱۹۶۶ء میں شائع ہوئی۔ محمد حسین آزاد کے سفر نامہ ایران کے بعد اردو زبان میں ایران سے متعلق متعدد سفر نامے تخلیق ہوئے۔ اس موضوع سے متعلق تین عدد تحقیقی مقالہ جات بھی انجام دیے گئے جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

☆ کتاب شناسی سفر نامہ ہای ایران (از نویسندگان شبہ و تازہ)۔ مقالہ نگار: سمیع اللہ، نگران: ڈاکٹر نجم الرشید، غیر مطبوعہ مقالہ برائے ایم۔ اے، شعبہ فارسی، اورہ سنٹنل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، سن دفاع: ۲۰۰۳ء

☆ اردو ادب میں ایران کے سفر نامے (تحقیقی و تنقیدی مطالعہ)۔ مقالہ نگار: شبیلہ کوثر، نگران: ڈاکٹر انور سدید، غیر مطبوعہ مقالہ برائے ایم فل اردو، شعبہ اردو، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، سن دفاع: ۲۰۰۲ء۔

☆ ایران کے بارے میں لکھے گئے اردو سفر ناموں کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ۔ مقالہ نگار: معصومہ شریفیان بادی، نگران: ڈاکٹر علی بیات، غیر مطبوعہ مقالہ برائے ایم۔ اے، شعبہ اردو، تہران یونیورسٹی، تہران، سن دفاع: ۲۰۱۳ء

ایران سے متعلق اردو زبان کے مطبوعہ سفر ناموں کی اقسام:

۱: معروف اشعار سے اخذ شدہ عنوانات کے حامل سفر نامے:

اردو زبان میں سفر نامہ نگاری کی روایت اپنی مضبوط جڑیں قائم کر چکی ہے۔ ایران سے متعلق سفر ناموں کا ذکر کیا جائے تو چند ایسے سفر نامے سامنے آتے ہیں جن کے عنوان مختلف حوالوں سے دل چسپی کا باعث ہیں۔ چند سفر ناموں کے عنوانات اردو زبان میں کہے گئے اشعار سے اخذ ہیں جو درج ذیل ہیں:

☆ مشرق کا جینوا (سفر نامہ ایران)۔ سفر نامہ نگار: ظہور احمد اعوان۔ ادارہ علم و فن پاکستان، پشاور، ۲۰۰۰ء۔

ناشر: کرنل عنایت اللہ خان (صدر ادارہ علم و فن پاکستان)۔ (۳۲)

☆ صحبت یار آخر شد، سفر نامہ نگار: شعیب اعظمی، انڈیا پرنٹنگ سوسائٹی، ۱۹۷۷ء، دہلی۔ (۳۳)

۲: زیارتی سفر نامے:

اکثر و بیشتر سیاح زیارت کے مقصد سے ایران کا سفر کرتے ہیں اور اپنے تاثرات سفر نامہ کی صورت میں شائع کرتے ہیں۔ ایسے زائرین عموماً دو طرح کے ہیں:

الف: وہ زائرین جن کا مقصد حج بیت اللہ ہے اور ہو دوران سفر یا واپسی پر ایران میں موجود زیارتوں کے لیے ایران کا سفر

اختیار کرتے ہیں:

☆ سفر نامہ عراق و خراسان و ترکستان و روم و مصر و شام و حجاز بغرض حج و زیارات۔ سفر نامہ نگار: خان بہادر

سید رضا حسین خان، دہلی: مقبول پریس، ۱۹۱۲ء

☆ سفر نامہ حج و زیارت، سفر نامہ نگار: حاجی فدا حسین چھوپوسہ، مطبع: نامعلوم، لدانخ، لیہ، ۲۰۰۶ء

ب۔ زائرین جن کا بنیادی مقصد ہی ایران میں زیارت ہے:

☆ زیاراتِ ایران، سفر نامہ نگار: افتخار احمد حافظ قادری، ناشر: نامعلوم، جنوری ۲۰۱۲ء

ج۔ ایران کے علاوہ عراق، شام یا دیگر مقامات کی زیارتوں کے سفر نامے:

☆ عراق و ایران۔ سفر نامہ نگار: میر اسد علی، مطبع درج نہیں: حیدرآباد دکن، ۱۹۳۱ء

☆ مشرق کے تین قدیم دیس (ایران، عراق، شام)۔ سفر نامہ نگار: ناہید سلطان مرزا، این ایچ پبلی کیشن،

کراچی، ۲۰۲۳ء

۳۔ زائرین کی رہنمائی کے لیے گائیڈ بک کی طرز پر تحریر شدہ سفر نامے:

☆ سفر نامہ عراق و العجم یا رہبر زائرین۔ سفر نامہ نگار: سید شبنیر حسین کربلائی مشہدی، اقبال برقی پریس،

ملتان، ۱۹۲۸ء

☆ خضر خراسان۔ سفر نامہ نگار: نامعلوم، تاج پریس، حیدرآباد دکن، ہندوستان۔ حسب فرمائش: عنایت اللہ

(مالک کارخانہ آئی ایچ رحمت اللہ دایا بھائی، حیدرآباد دکن)۔ سن اشاعت: ۱۳۴۰ ہجری / ۱۹۲۱ء یا ۱۹۲۲ء

۴۔ ایران سے متعلق جزوی سفر نامے:

ایسے سیاح مسافر جن کا اصل ہدف تو کسی اور ملک کی سیر و سیاحت تھا اور انھوں نے ایران کا راستہ اختیار کیا اور

وہاں کی بھی سیر کر لی۔ بحری سفر کرنے والے سیاحوں کا راستہ بمبئی، کراچی سے شروع ہو کر براستہ بوشہر بصرہ یا دیگر

اطراف ہوا کرتا تھا۔ ”بوشہر“ موجودہ ملک ایران کے جنوب میں واقع ہے۔

☆ سفر نامہ بغداد، سفر نامہ نگار: منشی محبوب عالم، خادم التعليم پریس، لاہور، ۱۹۲۱ء

۲۵ فروری ۱۹۱۷ء کو گورنمنٹ پنجاب کے پولیٹیکل سیکرٹری صاحب کے دستخط سے ایک

چھٹی لاہور اور امرت سر کے اخبارات کے ایڈیٹروں کے پاس اس درخواست کے ساتھ

بھیجی گئی تھی کہ وہ دفتر پنجاب سیکرٹریٹ میں جمع ہو کر، اپنے میں سے ایک اخبار نویس کو

منتخب کریں کہ جس کی لیفٹیننٹ گورنر بہادر پنجاب گورنمنٹ آف انڈیا سے سفارش کریں

گے۔ کیوں کہ گورنمنٹ ہند کی منشا یہ ہے کہ صوبہ میں سے ایک ایک ہندوستانیوں کے

اخبار کے قائم مقام کو لوکل گورنمنٹ نامزد کرے جو، میسوپوٹیمیا (عراق عرب) کے حالات کے معائنہ کے لیے بھیجے جائیں گے۔ چنانچہ ۲۶ فروری کو، لاہور اور امرتسر کے بعض اخبار نویس، سول سیکرٹریٹ کے دفتر میں جمع ہوئے اور انہوں نے بالاتفاق نیازمند راقم الحروف کا نام لوکل گورنمنٹ کی خدمت میں بھیجنے کے لیے منتخب کیا۔ (۳۳)

گویا منشی محبوب عالم کو اس حکومتی ذمہ داری کے لیے منتخب کیا جنہوں نے یورپ کی طرف سفر کے دوران مختصر وقت کے لیے بوشہر میں قیام کیا تھا۔

☆ **بسلامت روی۔** سفر نامہ نگار: کرنل محمد خان، سٹوڈنٹس بک ایجنسی، راول پنڈی، ۱۹۸۲ء

یورپ کے سفر سے واپسی کے سفر کے دوران سفر نامہ نگار نے کچھ عرصہ کے لیے ایران میں قیام کیا تھا۔ اس سفر میں مصنف کا راستہ کراچی سے شروع ہو کر لبنان، انگلستان، فرانس، جرمنی، ترکی، ایران کے ملک سے ہوتا ہوا واپس پاکستان پہنچا۔

۵: خاص مقصد کے پیش نظر قیام ایران کے دوران کے سفر نامے:

ایسے افراد کے سفر نامے جنہوں نے کسی خاص مقصد کے حصول کی خاطر ایران کا سفر اختیار کیا اور ایران میں ان کے قیام کی مدت ان کے مقاصد کے اعتبار سے مختلف تھی۔

الف: سفر نامہ نگار جن کا مقصد کاروبار اور تجارت تھا:

☆ **خودنوشت، مولف: علی ظہیر،** مشمولہ: ایک شمارہ حیدرآباد کے نام، سلسلہ نمبر (۱)۔ جلد ۸۳، شمارہ ۱، ماہ نامہ

شاعر، بمبئی، جنوری ۲۰۱۲ء، سفر نامہ نگار ایک آرکیٹیکچرل انجینئر کی حیثیت سے ایران گیا تھا۔

☆ **خودنوشت سفری زندگی (ایک صدی قبل ہندوستان، برما، عراق، ایران اور مشرقی افریقہ کا احوال)۔**

سفر نامہ نگار: بابو غلام محمد مظفر پوری، تدوین: ساجد علی، لاہور: عکس پبلی کیشنز، ۲۰۲۱ء

اینگلو پریشین آئل کمپنی کے ممبئی دفتر کے مینیجر کی طرف سے چھٹیاں ملنے پر سفر نامہ نگار عازم سفر ہوا۔

ب: ملازمت اور وظائف کی ادائیگی کے لیے ایران کا سفر کرنے والے افراد کے سفر نامے:

☆ **مشاہداتِ بلادِ اسلامیہ (حصہ اول و دوم)۔** سفر نامہ نگار: محمود عثمان حیدر، دوسری اشاعت، کراچی: ادارہ

علم مجلسی، ۱۹۶۲ء

سفر نامہ نگار کے شوہر کو اینگلو پریشین آئل کمپنی میں ملازمت کے لیے مدعو کیا گیا تھا۔

☆ **آجیل (سفر نامہ ایران)۔** سفر نامہ نگار: کوکب خواجہ، جہانگیر بک ڈپو، لاہور، ۲۰۰۰ء

کے لیے مدعو کیا گیا تھا۔

ج: سیر و سیاحت کی غرض سے ایران کا سفر کرنے والے سیاحوں کے سفر نامے:

☆ سفر نامہ ایران۔ سفر نامہ نگار: محمد اسحق (پیر سرہندی)، سندھ یونیورسٹی پریس، میرپور خاص، ۱۹۶۰ء
☆ کوہ البرز سے بحر قزوین تک؛ ایران ۲۰۱۸ء۔ سفر نامہ نگار: عباس برمان، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور،

۲۰۲۱ء

د: حصولِ تعلیم کے لیے ایران میں قیام کرنے والے افراد کے سفر نامے:

☆ لالہ زار (سفر نامہ ایران و عراق)۔ سفر نامہ نگار: اطہر شیر، دی آرٹ پریس، پٹنہ، ۱۹۶۹ء
دہلی میں قائم ایرانی سفارت خانہ کے توسط جدید فارسی زبان کی آموزش کے لیے انہیں آریامہر سکالرشپ عطا کیا گیا تھا۔

☆ تاثرات سفر ایران۔ سفر نامہ نگار: رضیہ اکبر، ادبی ٹرسٹ، حیدرآباد دکن، ۱۹۷۰ء
فارسی زبان میں پی ایچ ڈی کے حصول کے لیے ایران گئیں۔
ہ: مختصر تعلیمی دورہ، کانفرنس میں شرکت، مختلف مراکز کی سیر یا مخصوص شخصیات سے ملاقات کی غرض سے ایران کا سفر کرنے والوں کے سفر نامے:

☆ چھ مہینے ایران میں۔ سفر نامہ نگار: محمد باقر، مارچ۔ جون ۱۹۵۹ء۔ جولائی۔ اکتوبر ۱۹۶۱ء۔ جنوری ۱۹۶۲ء، سہ ماہی صحیفہ، مجلس ترقی ادب، لاہور

پنجاب یونیورسٹی لاہور کی طرف سے ایرانی زبان اور لہجوں سے متعلق تحقیق کے لیے ایران گئے۔
☆ تری خوشبو سفر میں ہے (سفر نامہ ایران و شام)۔ سفر نامہ نگار: محمد توفیق، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور،

۲۰۰۵ء۔

ایران کے ساتھ ڈیوس کپ کے مقابلوں میں شرکت کے لیے پاکستان کی ٹینیس ٹیم ایران کے سفر پر (تہران) گئی
و: اخباری نمائندوں کے سفر نامے:

☆ انقلاب ایران ایک مطالعہ۔ سفر نامہ نگار: ارشاد احمد حقانی، ۱۹۸۲ء، آئینہ ادب، لاہور۔

سفر نامہ نگار نومبر ۱۹۸۳ء میں ایران کی وزارت ثقافت کی دعوت پر ایران گئے۔

☆ آج کا ایران۔ سفر نامہ نگار: چندر سری واستو، اعجاز پرنٹنگ پریس، حیدرآباد دکن، ۱۹۸۵ء۔

سن ۱۹۸۲ء میں ہندوستان میں ایرانی سفارت خانہ اور وزارت فرہنگ ایران کی دعوت پر ایران گئے۔

۶: سفر کے طویل عرصے کے بعد سفر نامہ شائع ہوا:

☆ میں ہوں جہانگرو۔ سفر نامہ نگار: فرخ سہیل گوندی۔ جمہوری پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۲۱ء

سفر نامہ نگار کا ایران کا سفر سال ۱۹۸۴ء میں تھا لیکن ۱۹۲۱ء میں یہ سفر نامہ شائع ہوا۔

۷: مجلہ یا اخبار اتا اور بعد میں کتابی صورت میں شائع ہونے والے سفر نامے:

☆ رودادِ سفر: امیر تنظیم اسلامی کا چھ روزہ دورہ ایران۔ سفر نامہ نگار: عبدالحق، ماہ نامہ بیثاق، لاہور، جلد ۵، شماره ۱۰، نومبر ۱۹۹۶ء۔ صفحات: ۶۵-۷۹

☆ میرے دریا، میرے ساحل (غازی صلاح الدین کے سفر نامے)، سفر نامہ نگار: غازی صلاح الدین، غازی

صلاح الدین سنگ میل، لاہور، ۲۰۰۲ء

سفر نامہ نگار کا یہ سفر نامہ ابتدا میں سال ۲۰۰۰ء میں روزنامہ جنگ کراچی کے سنڈے میگزین میں شائع ہوتا

تھا۔

۸: بعض سفر نامے جزوی طور پر رسالوں میں شائع ہوئے اور کسی وجوہات کی بناء پر ان کے مصنف ان کی اشاعت جاری

نہیں رکھ سکے جس کے باعث یہ سفر نامے نامکمل رہے:

☆ روزنامہ بندر عباس و بوشہر، سید علی سجاد دہلوی عظیم آبادی، رسالہ "مخزن"، جلد ۶، شماره ۴، فروری ۱۹۰۴ء؛

جلد ۸، شماره ۲، نومبر ۱۹۰۴ء؛ جلد ۸، شماره ۵، فروری ۱۹۰۵ء۔ لاہور

رسالہ "مخزن" لاہور کے سال ۱۹۰۴ء سے ۱۹۰۵ء تک کے تین شماروں میں شائع ہوا۔

۹: ایسے افراد کا سفر نامہ جن کے آباء و اجداد کا تعلق ایران سے تھا:

☆ سفر نامہ ایران۔ سفر نامہ نگار: صغریٰ سبزواری، رسالہ "عصمت"، دہلی، جنوری، فروری، اپریل، اگست،

نومبر ۱۹۳۵ء، فروری ۱۹۳۶ء۔

سفر نامہ نگار کو ہمیشہ سے ایران کے علاقے سبزووار کو دیکھنے کی خواہش تھی کیوں کہ ان کے آباء و اجداد یہاں

سے ہندوستان منتقل ہو گئے تھے۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء میں مصنفہ اور ان کے شریک حیات کو رضا شاہ پہلوی کی جانب

سے کانفرنس میں شرکت کے لیے مدعو کیا گیا تھا اور انہوں نے ایران کا سفر اختیار کیا۔

۱۰: سرکاری طور پر ایران میں مدعو افراد کے سفر نامے:

☆ سفر نامہ ایران۔ سفر نامہ نگار: سید اسعد گیلانی، پہلی اشاعت: دسمبر ۱۹۸۳ء۔ (دوسری اشاعت: فروری

۱۹۸۴ء۔ تیسری اشاعت: اپریل ۱۹۸۴ء۔ مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور)

☆ ایک ہفتہ ایران میں۔ سفر نامہ نگار: ابوالکلام قاسمی شمسی۔ مضمولہ: مولانا ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی شمسی نقوش

و تاثرات، مولف: محمد صدر عالم ندوی، مرکزی پبلی کیشنز، دہلی، مارچ ۲۰۲۰ء، صفحات: ۱۷۳-۱۹۹

۱۱: مختلف اوقات میں ایران کا سفر کرنے والے ایک ہی خاندان کے افراد کے سفر نامے:

☆ روزنامہ سیاحت، خواجہ غلام الثقلین، میرٹھ، مطبع شمس الانوار، ۱۹۱۲
خواجہ غلام الثقلین (۱۸۷۲ء-۱۹۱۵ء) نے سال ۱۹۱۱ء میں عراق، ایران، روس، قسطنطنیہ، مدینہ منورہ، اور مصر کا سفر کیا۔

☆ دنیا میرا گاؤں (سفر نامے)۔ سفر نامہ نگار: خواجہ غلام السیدین، تدوین: سید فرحت حسین، پہلی اشاعت، ناشر: سیدین میموریل ٹرسٹ، دہلی، ۱۹۸۵ء

خواجہ غلام السیدین (۱۹۰۳ء-۱۹۷۱ء) خواجہ غلام الثقلین (۱۸۷۲ء-۱۹۱۵ء) کے فرزند تھے۔ انہوں نے ۱۹۲۹ء، ۱۹۵۸ء اور ۱۹۶۱ء میں ایران کے سفر کیے۔ البتہ ان کا یہ سفر نامہ دیگر مختلف ملکوں کے سفر سے متعلق بھی ہے۔

☆ سفر زندگی کے لیے سوز و ساز، صالحہ عابد حسین، دہلی، مکتبہ جامع لمیٹڈ، اشاعت اول ۱۹۸۲ء۔
مصنفہ خواجہ غلام الثقلین (۱۸۷۲ء-۱۹۱۵ء) کی چھوٹی صاحبزادی ہیں۔ صالحہ عابد حسین (۱۹۱۳ء-۱۹۸۸ء) نے سال ۱۹۶۲ء میں عراق اور ایران کا سفر کیا۔ البتہ یہ سفر نامہ ایران و عراق کے علاوہ ہندوستان کے کئی علاقوں، جرمنی، فرانس، انگلستان، سوئیس، پاکستان اور سفر حج پر مشتمل ہے۔

۱۲: تہا سفر کرنے والے افراد کے سفر نامے:

☆ وہ کتابیں اپنے آباء کی۔ سفر نامہ نگار: محمد اقبال مجددی، لاہور: پروگریسو بکس، ۲۰۱۹ء

☆ دیس سے باہر۔ سفر نامہ نگار: آغا محمد اشرف، لاہور: کتاب منزل، ۱۹۳۶ء

۱۳: دوستوں، رفقاء کار، اہل خانہ یا دیگر اقرباء کے ساتھ ایران کا سفر کرنے والے افراد کے سفر نامے:

☆ زاد الزائرین المعروف بہ معین الزائرین، سفر نامہ نگار: مرزا قاسم علی، دہلی: مطبع یوسفی، ۱۹۰۰ء
قافلہ کے ساتھ ایران و عراق کی زیارات کے لیے سفر پر گئے۔

☆ آٹھ دن میں پورا ایران۔ سفر نامہ نگار: حیات رضوی آمر و ہوی، ۲۰۱۶ء، عمارت کار (شش ماہی)، جلد ۸، شماره ۱۶، اشاعت حیات، کراچی، صفحہ ۱۶ تا ۲۲

سفر نامہ نگار اپنے دوستوں کے ساتھ ایران گئے صرف ایران دیکھنے کے لیے۔

۱۴: خود نوشت یا سوانح عمری کی صورت میں تحریر کردہ سفری احوال:

☆ ایک ہفتہ ایران میں۔ سفر نامہ نگار: ابوالکلام قاسمی شمسی۔ مضمولہ: مولانا ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی شمسی نقوش و تاثرات، مولف: محمد صدر عالم ندوی، مرکزی پبلی کیشنز، دہلی، مارچ ۲۰۲۰ء، صفحہ ۱۷۳-۱۹۹

☆ میر ازمانہ میری کہانی (خودنوشت)۔ سفر نامہ نگار: ماہ پارہ صفدر، بک کارنر، جہلم، پاکستان، دسمبر ۲۰۲۲ء
۱۵: تصاویر اور نقشہ جات کے حامل سفر نامے:

☆ کتاب ایران۔ حصہ اول۔ حصہ دوم۔ سفر نامہ نگار: ایف ایم شجاع منعمی، آرمی پریس، لاہور، ۱۹۳۷ء
سفر نامہ نگار ایک ماہر فوٹو گرافر تھے ایران کی مختلف مقامات کی بہت ایم تصاویر انوں نے عکس بند کیں۔
۱۶: خاص ایران کے سفر سے متعلق سفر نامے جن کے خالق نے صرف ایران کا سفر کیا:
☆ ایران کے دن، سفر نامہ نگار: الطاف شیخ، ویلکم بک پورٹ، کراچی، ۲۰۱۵ء
☆ بوستان ایران۔ سفر نامہ نگار: مشرف جبین، مطبع: اعراف پرنٹرز، پشاور، اکتوبر ۲۰۱۸ء
۱۷: ایسے سفر نامے جو سفر نامہ نگار کے چند دیگر سفر ناموں کا باعث بنے جن میں سے کچھ تو ترتیب کے ساتھ ہیں اور کچھ بے ترتیب:

☆ نیشاپور سے کوالالمپور۔ سفر نامہ نگار: محمد اکبر خان۔ ناشر: مکتبہ یوسفیہ، لاہور
(تھائی لینڈ، ملائیشیا اور ایران کا سفر نامہ)
☆ میخانوں کا پتہ (سفر نامے)۔ سفر نامہ نگار: صغرا امہدی، اردو اکادمی، بھوپال، ۲۰۰۵ء
مختلف سالوں میں مصنفہ نے مکہ، مدینہ۔ عراق، ایران، شام، جاپان، بنگال، بھکیت، امریکہ، لندن اور سپین کے سفر کیے۔

۱۸: ایک سے زائد مرتبہ ایران کا سفر کرنے والے افراد کے ان متعدد اسفار پر مشتمل سفر نامے:
☆ ایران نامہ۔ سفر نامہ نگار: سید ظل الرحمن، لیتھوکلر پرنٹرز، علی گڑھ، ۱۹۹۸ء
محمد زکریا رازی کی وفات کی مناسبت سے اکتوبر ۱۹۹۲ء میں منعقد ہونے والی عالمی طبی کانفرنس میں شرکت کے لیے ایران گئے (اس سفر کی روداد کا خلاصہ جنوری ۱۹۹۳ء میں ماہنامہ "تہذیب الاخلاق" میں شائع کروایا بعد میں تراجم و اضافہ کے ساتھ اس کو شائع کیا)۔ اس کے بعد اپریل ۱۹۹۵ء میں چند افراد کے ہمراہ پھر ایران کے سفر پر گئے تھے۔

☆ سفر کہانیاں (پاکستان، ایران، چین، آذربائیجان، ترکی، سعودی عرب اور بنگلہ دیش کے سفر نامے)،
عبید اللہ کیہر، اگست ۲۰۱۹ء

☆ کیسیپین کنارے (سفر نامہ ایران و آذربائیجان)۔ سفر نامہ نگار: عبید اللہ کیہر۔ اگست ۲۰۱۹ء، فضلی بک،
لاہور۔ سفر نامہ نگار نے ۱۹۹۲ء میں ایران کا سفر کیا۔

۱۹: متعدد بار شائع ہونے والے سفر نامے:

☆ **لوحِ ایام**۔ سفر نامہ نگار: مختار مسعود، پہلی اشاعت، سے جنوری ۱۹۹۶ء، دوسری اشاعت: فروری ۱۹۹۶ء، تیسری اشاعت مئی ۱۹۹۶ء، چوتھی اشاعت جون ۱۹۹۶ء، پانچویں اشاعت (تصحیح شدہ اشاعت)، نومبر ۱۹۹۶ء، چھٹی اشاعت جولائی ۱۹۹۷ء، العطاء، لاہور، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور، ۲۰۱۲ء

☆ **دنیا گول ہے**۔ سفر نامہ نگار: ابن انشاء، پہلی اشاعت جون ۱۹۷۲ء، دوسری اشاعت اپریل ۱۹۷۴ء، تیسری اشاعت مارچ ۱۹۷۶ء، چوتھی اشاعت جنوری ۱۹۷۸ء، پانچویں اشاعت نومبر ۱۹۷۸ء، چھٹی اشاعت مئی ۱۹۸۰ء، ساتویں اشاعت جولائی ۱۹۸۱ء، آٹھویں اشاعت نومبر ۱۹۸۲ء، ناشر: سردار محمود چودھری، پنجاب پریس، لاہور، آٹھویں اشاعت، نومبر ۱۹۸۲ء

☆ **ابن بطوطہ کے تعاقب میں**۔ سفر نامہ نگار: ابن انشاء، پہلی اشاعت اپریل ۱۹۷۴ء، دوسری اشاعت اگست ۱۹۷۴ء، تیسری اشاعت جولائی ۱۹۷۶ء، مکتبہ دانیال، کراچی۔

۲۰: ترجمہ شدہ سفر نامے:

☆ **فغانِ ایران (یورپین ساز و باز اور مشرقی سازش کی ایک دل چسپ داستان)**۔ سفر نامہ نگار: ولیم مورگان شوستر۔ مترجم: ام الا عظیم بلگرامی، حیدرآباد دکن: مطبع اختر، ۱۹۱۳ء۔

ولیم مورگان شوستر (۱۸۷۷-۱۹۶۰) (William Morgan Shuster) ۱۹۱۲ء میں ایران گیا تھا۔ یہ سفر نامہ ان کی کتاب **The Strangling of Persia; A Personal Narrative- Story of the European Diplomacy And Oriental Intrigue That Resulted In The Denationalization of Twelve Million Mohammedans** کا اردو ترجمہ ہے۔

۲۰۱۲ء

سفر نامہ نگار آفتاب سومرونے پہلے اپنا سفر نامہ سندھی زبان میں "مزدک جی ملک میں" (مزدک کے نلک میں) اور بعد میں اردو زبان میں شائع کیا۔

☆ **میری ایران یا ترا، سفر نامہ نگار: مہیش پرشاد، ہندی سے اردو ترجمہ: سید حسن عباس، مرکز تحقیقات اردو فارسی، گوپال پور، بہار، ۲۰۱۳ء**

۲۱: اردو سے فارسی زبان میں ترجمہ ہونے والے سفر نامے:

☆ سفر نامہ محمد حسین آزاد، بخش سخنرانی آن باہمین عنوان بہ فارسی، بہ ترجمہ دکترا عارف نوشاھی: مجلہ

آیندہ، تہران، سال ۱۶، فروردین تا تیر ۱۳۶۹ ش، شماره ۱-۲، صفحات: ۸۸ تا ۹۳ / سال ۱۶، مرداد تا آبان

۱۳۶۹ ش، شماره ۵-۸، صفحات: ۴۷۰-۴۸۱. [۱۳۶۹ ش / ۱۹۹۰ م]

☆ "خاطرات سید علی ظہیر" شاعر ہندوستانی از ایران، مترجم: لیلیٰ عبدی نجستہ، مجلہ "نامہ انجمن

مفاخر" صفحات: ۹۳-۱۰۹۔ انجمن آثار و مفاخر فرہنگی، تہران، زمستان ۱۳۹۸ شمسی / ۲۰۲۰ء

☆ "خنک شہر ایران"۔ سفر نامہ: ڈاکٹر نیر مسعود، مترجم: محمد قمر عالم، صفحات: ۱۳۷-۱۷۳۔ مجلہ "نامہ انجمن

مفاخر" صفحات: ۹۳-۱۰۹۔ انجمن آثار و مفاخر فرہنگی، تہران، زمستان ۱۳۹۸ شمسی / ۲۰۲۰ء

☆ روزنامچہ سیاحت؛ سفر خواجہ غلام التقلین از ہندوستان بہ عراق، ایران و شمال در عصر مشروطہ، مترجم: لیلیٰ

عبدی نجستہ، پڑوش گاہ فرہنگ، ہنر و ارتباطات، تہران، ۱۳۹۹ شمسی / ۲۰۲۱ء

مختصر یہ کہ اردو ادب میں سفر نامہ نویسی کی روایت کی پختگی کے ساتھ ساتھ اردو زبان میں ایران سے متعلق

مطبوعہ سفر ناموں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا گیا اور اردو میں سفر نامہ نویسی کے میدان میں ایران ان چند ہمسایہ ملکوں

میں سے ہے جہاں کی سر زمین اہل اردو زبان کے لیے نہ صرف علم و ادب اور ثقافت و سیاحت کے اعتبار سے پرکشش ہے

بلکہ ملحقہ زمینی سرحدوں اور نزدیکی بحری راستوں کے علاوہ دیگر جدید سفری شرائط و سہولیات کے باعث سیاحوں اور

زائرین کی ترجیحات میں سرفہرست ہے۔ ان اوامر کی بدولت ماضی کی نسبت حال میں ایران کے سفر ناموں کی تعداد میں

بدستور اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

حواشی و حوالہ جات

۱۔ صوفی ملکاپوری حیدرآبادی، مولوی ابوتراب محمد عبدالجبار خان صاحب، محبوب الزمن تذکرہ شعرائے دکن،

حصہ دوم، حیدرآباد (دکن): مطبع رحمانی، ۱۳۲۹ ہجری، ص: ۶۵۴

۲۔ ہندوستان کے شیعہ مسلک لوگوں کی خواہش ہوتی کہ وہ اپنے عزیز واقارب کے جسد خاکی مشہد میں دفن

کریں۔ ملاحظہ فرمائیں:

Shams, Alex, (۲۰۲۱), From guests of the Imam to unwanted foreigners: the politics

of South Asian pilgrimage to Iran in the twentieth century, Middle Eastern

Studies, Vol ۵۷, Issue ۴.

حال ہی میں ایران میں شائع ہونے والی کتاب میں ایسے غیر ملکی سیاسی و حکومتی شخصیات کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں جنہوں

نے روضہ امام رضا کی زیارت کی یا وہاں دفن ہوئے، ان میں پاک و ہند کی شخصیات کا بھی ذکر آتا ہے: تقی زادہ نائینی، رضا، (۲۰۲۳ء)، سفر ہایِ زیارتی دولت مردانِ مسلمان بہ مشہدِ مقدس (۱۳۰۰-۱۳۰۰ شمسی / ۱۹۲۱-۲۰۲۱ء)، قم: مشعر۔
۳۔ ملاحظہ فرمائیں:

Onley, James, (۲۰۱۴), Indian Communities in the Persian Gulf, c. ۱۵۰۰-۱۹۴۷, in L.G. Potter (ed.), The Persian Gulf in Modern Times: People, Ports, and History, New York: Palgrave Macmillan US.

۴۔ اس کتاب کا اصل فارسی متن ۱۳۱۹ شمسی (۱۹۰۱ء/۱۹۰۲ء) میں تہران میں شائع ہوا۔ میرزا عبدالغفار اصفہانی (۱۲۵۹-۱۳۲۶ھ) جن کا لقب نجم الدولہ اور نجم الملک ایک ماہر علم نجوم، نقشہ نویس اور تہران کے دار لفظون میں ریاضی کے استاد تھے۔

۵۔ زیدی، سیدہ نادرہ، منشی محبوب عالم کی علمی و ادبی خدمات، نگران: عبید اللہ خاں، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، غیر مطبوعہ پی ایچ ڈی مقالہ، سن دفاع: ۱۹۹۲ء، ص: ۱۹۱

۶۔ Major General Sir John Malcolm

۷۔ نوشاھی، عارف، (۱۹۸۶)، فہرست کتاب ہایِ فارسی چاپ سنگی و کم یاب در کتاب خانۂ گنج بخش، جلد یکم، اسلام آباد: مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، ص: ۹۳۸-۹۳۹

۸۔ بیگ، مرزا حامد، کتابیات تراجم، جلد دوم۔ نثری ادب، نگران: سید عبداللہ، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۷ء، ص: ۱۱۶

۹۔ ایضاً، ص: ۱۱۷

۱۰۔ Lord Mayo (۱۸۲۲-۱۸۷۲ء)۔ سال ۱۸۶۹ء سے ۱۸۷۲ء تک ہندوستان میں انگریز حکومت کے گورنر جنرل تھے۔

۱۱۔ عبدی نجستہ، لیلیٰ، ترجمہ ہایِ حاجی بابا اصفہانی بہ فارسی و اردو در ہندوستانِ قدیم، مجلہ نامہ انجمن مفاخر، سال پانزدہم، شمارہ چہارم، تہران: انجمن آثار و مفاخر فرهنگی، زمستان ۱۳۹۸ شمسی، ص: ۱۴

۱۲۔ سر ہار فورڈ جونز بریجز (Sir Harford Jones Brydges، ۱۷۶۴ء-۱۸۴۷ء) ایران میں حکومت برطانیہ کے پہلے وزیر مختار تھے۔

۱۳۔ سر گور اوزلی (Sir Gore Ouseley، ۱۷۷۰ء-۱۸۴۴ء) ان کا پہلا ایران کا سفر ۱۸۱۰ء سے ۱۸۱۴ء کے درمیانی سالوں میں تھا۔

- ۱۴۔ احسان اللہ خان تاجور نجیب آبادی، شمس العما تاجور (۱۸۹۴ء-۱۹۵۱ء) ہندوستانی لغت نویس، زبان شناس اور روزنامہ نگار تھے۔
- ۱۵۔ تفصیلات کے لیے رجوع کریں: عبدی نجمتہ، لیلیٰ، ترجمہ ہای حاجی بابا اصفہانی بہ فارسی و اردو در ہندوستان قدیم، مجلہ نامہ انجمن مفاخر، سال پانزدہم، شمارہ چہارم، زمستان ۱۳۹۸ شمسی، تہران: انجمن آثار و مفاخر فرہنگی۔
- ۱۶۔ لارڈ نتھینیل کُرزن (Lord George Nathaniel Curzon، ۱۸۵۹ء-۱۹۲۵ء)۔ سال ۱۸۹۹ء سے ۱۹۰۵ء تک ہندوستان میں انگریز حکومت کے گورنر جنرل تھے اور ۱۸۹۹ء سے ۱۹۰۳ء کے درمیانی عرصہ میں ایران کا سفر کیا۔
- ۱۷۔ Persia and the Persian Question, two volumes, by: George Nathaniel Curzon, ۱۸۹۲.
- ۱۸۔ مولانا ظفر علی خان (۱۸۷۳-۱۹۵۶) متحدہ ہندوستان کے نامور شاعر، روزنامہ نگار اور متحرک سیاسی کارکن تھے۔ اس وقت کا مشہور اخبار زمیندار ان کی سرپرستی میں سن ۱۹۲۰ء سے ۱۹۴۰ء تک لاہور سے شائع ہوا کرتا تھا۔
- ۱۹۔ عبدی نجمتہ، لیلیٰ، ترجمہ ہای حاجی بابا اصفہانی بہ فارسی و اردو در ہندوستان قدیم، مجلہ نامہ انجمن مفاخر، سال پانزدہم، شمارہ چہارم، تہران: انجمن آثار و مفاخر فرہنگی، زمستان ۱۳۹۸ شمسی، ص: ۱۵۔
- ۲۰۔ نوشاہی، عارف، فہرست کتاب ہای فارسی چاپ سنگی و کم یاب در کتاب خانہ گنج بخش، جلد یکم، اسلام آباد: مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، ص: ۸۴۹۔
- ۲۱۔ آغا محمد باقر (۱۹۰۷-۱۹۷۲) اردو زبان کے نامور ادیب اور تاریخ نظم و نثر اردو (۱۹۶۳) کے مصنف۔
- ۲۲۔ نوشاہی، عارف، فہرست کتاب ہای فارسی چاپ سنگی و کم یاب در کتاب خانہ گنج بخش، جلد یکم، اسلام آباد: مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، ص: ۸۴۷-۸۵۱۔
- ۲۳۔ ایضاً، ص: ۵۰۰-۵۰۵۔
- ۲۴۔ اینگلو عربی سکول (دہلی) کے معلم۔
- ۲۵۔ عالم، منشی محبوب، سوانح عمرہ شاہ مظفر الدین والی ایران، لاہور: مطبع خادم التعليم پنجاب، ۱۹۰۲ء، ص: ۱۔
- ۲۶۔ عبدالرحمن خان (۱۸۴۰ یا ۱۸۴۴-۱۹۱۰) کے حالات زندگی جو کہ سال ۱۸۸۰ء سے ۱۹۰۱ء تک افغانستان کے حاکم تھے۔
- ۲۷۔ سلطان عبدالحمید دوم (۱۸۴۲ء-۱۹۱۸ء) سال ۱۸۷۶ء تا ۱۹۰۹ء سلطنت عثمانیہ کے سلطان تھے۔
- ۲۸۔ منشی محبوب عالم ۱۹۰۰ء میں عالمی نمائش میں شرکت کے لیے پیرس گئے۔ انگلستان، یورپ، قسطنطنیہ، شام اور

مصر کی سیر کی۔ ان کے سفر کا دورانیہ مئی ۱۹۰۰ء سے نومبر ۱۹۰۰ء تک تھا۔ وہ اپنی سفری روداد پیپہ اخبار میں اشاعت کے لیے بھیج دیتے تھے اور بعد میں یہ کتابی صورت میں شائع ہوئی اور حکومت کی طرف سے ۴۰۰ روپے انعام سے نوازا گیا؛ سفر نامہ یورپ و بلادِ اسلامیہ و روم و شام و مصر، حصہ دوم، مرتب: منشی محبوب عالم، پہلی اشاعت، لاہور: مطبوعہ پریس خادم التعليم، ۱۹۰۸ء

۲۹۔ مظفر الدین شاہ (۱۸۵۳ء-۱۹۰۷ء) ایران کے قاچار خاندان کا پانچواں بادشاہ اور ناصر الدین شاہ کا بیٹا۔ انھوں نے یورپ کا تین سفر کیا: پہلا سفر: اپریل ۱۹۰۰ء (سات مہینے کے لیے)۔ دوسرا سفر: مارچ ۱۹۰۲ء (چھ مہینے کے لیے)۔ جون ۱۹۰۵ء (چار مہینے کے لیے)۔ ان تین سفروں میں مظفر الدین شاہ نے ان ممالک کا دورہ کیا: روس، آسٹریا، سویٹزرلینڈ، جرمن، بلجیم، فرانس، انگلستان، اٹلی، قسطنطنیہ

۳۰۔ آزاد، مولانا محمد حسین، (۱۸۸۶ء)، سیر ایران یعنی غواص بحر ادب جناب شمس العلماء مولانا مولوی محمد حسین آزاد دہلوی کا روزنامہ ایران اور ایک دل چسپ لکچر، جو سفر ایران پر فرمایا، تدوین: آغا محمد طاہر، ۱۹۲۲ء، لاہور: کربلی پریس۔

۳۱۔ Sir Charles Umpherston Aitchison (۱۸۳۲ء-۱۸۹۶ء) برطانوی راج کے ہندوستانی پنجاب کا لیفٹیننٹ گورنر

۳۲۔ یہ عنوان ضربِ کلیم کے ایک شعر سے لیا گیا ہے (یعنی اعلانِ جنگِ دورِ حاضر کے خلاف)، اشاعت اول، کپور آرٹ پرنٹنگ ورکس، ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب نے شائع کیا۔ ۱۹۳۶ء۔ ص: ۱۴۹؛ مشرق کا جینوا (سفر نامہ ایران)۔ سفر نامہ نگار: ظہور احمد اعوان۔ ناشر: تھر ڈور لڈ ایجوکیشن فورم آف پاکستان پشاور۔ پبلشرز: الو قار پبلشرز، لاہور۔ جنوری ۲۰۰۹ء

۳۳۔ جنوبی ایشیا میں مشہور فارسی شہر سے اس کا عنوان لیا گیا ہے: حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد / روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد۔

۳۴۔ منشی محبوب عالم، سفر نامہ بغداد، خادم التعليم پریس، لاہور، ۱۹۲۱ء، ص: ۳